www.emarsiya.com

درحالِ جنابِ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا

فاقہ کش بیکس و ناچار ہے صغرا قاصد
بابا کا ایک بھی خط مجھ کو نہ آیا قاصد
اپنے کنبے کے بنا دل نہیں لگتا قاصد
میرے بابا کے قریں خط مرا لے جا قاصد
کہنا بیمار بہن جی سے گذر جائے گی
اب بھی اکبرؑ نہیں آئیں گے تو مر جائے گی

نامہ بر لے کے چلا نامۂ بیمار و حزیں
ہائے افسوس عجب حال میں تھے سرورِ دیں
دوست احباب نہیں بھائی بھتیجے بھی نہیں
تنِ تنہا سرِ میدان تھا وہ عرش نشیں
پہلے قاصد کو کلیجے سے لگایا بڑھ کر
پھر کہا لاشۂ اکبرؑ سے اٹھو اے اکبرؑ

لے کے خط آئے حرم میں جو شہِ جن و بشر
اور کہا زینبؑ مضطر سے کہ لو اے خواہر
نامہ صغرا کا یہ آیا ہے بنامِ اکبرؑ
لے کے تقدیر مدینے میں کبھی جائے اگر
حال تفصیل سے سب اس کو سنانا زینبؑ
میری جانب سے کلیجے سے لگانا زینبؑ

لٹ گیا احمدِ مختار کا جنگل میں چمن
اور پھر اہلِ حرم ہو گئے پابندِ رسن
بیبیاں سہتی رہیں شام کے زنداں کے محن
مر گئی دخترِ سلطان شہنشاہِ زمن
چھوڑ کر قید میں سب قبرِ سکینہ آئے
بعد عرصہ کے رہا ہو کے مدینہ آئے

www.emarsiya.com

حال صغریٰ کو مفصل جو سنایا ہو گا فاطمہ صغریٰ کو سنتے ہی غش آیا ہو گا
ہوش میں لا کے یہ عابدؑ نے بتایا ہو گا ہم سا نواہر نہ زمانے کا ستایا ہو گا
قتل سب ہو گئے زہراؑ کے گلِ تر صغریٰ
اب نہ باقی ہیں پدر اور نہ برادر صغریٰ

مر گئے سارے عزیز و رفقا تشنہ دہاں بند پیاسوں پہ لعینوں نے کیا آب رواں
فاقہ تھا تین شب و روز کا اور تیر و سناں گلشنِ احمدِ مختار پہ یوں آئی خزاں
کٹ گیا تن سے سرِ سبطِ پیمبرؐ ہے ہے
موت نے لوٹ لیا فاطمہؑ کا گھر ہے ہے

نورِ آنکھوں کا گئے لے کے جہاں سے اکبرؑ غمِ عباسؑ دلاور میں خمیدہ تھی کمر
لاشِ دلبندِ حسنؑ دیکھ کے ٹکڑے تھا جگر مل لیا چہرے پہ خونِ علیؑ اصغر لے کر
صبح سے ظہر تلک خیموں میں آئے لاشے
گود کے پالوں کے قسمت نے دکھائے لاشے

سن کے یہ ہو گیا ٹکڑے دلِ بیمارِ حزیں اب سوا سیدِ سجادؑ کوئی اور نہیں
داغ اس طرح کے بیمار اٹھاتے ہیں کہیں ہائے اکبرؑ کہا اور خاک پہ ٹکرائی جبیں
بولیں زینبؑ اسے سمجھاؤں بجھاؤں کیوں کر
روبرو فاطمہ صغریٰ کے میں جاؤں کیوں کر

خاندانِ نبوی سے ہوئیں خوشیاں کافور واقعہ کرب و بلا کا تھا دلوں میں ناسور
اس طرح چاہنے والوں سے نہ ہو کوئی دور روز و شب رونے سے کم ہو گیا آنکھوں کا نور
تھی نہ سائے کی تمنا نہ ہوا کی خواہش
پیاس کی فکر نہ تھی اور نہ غذا کی خواہش

www.emarsiya.com

ایک کے بعد سفر ایک کا دنیا سے ہوا — تازہ ہوتا تھا ہر اک غم میں غمِ کرب و بلا
ایک دن آیا کہ صغریٰ کی بھی آپہونچی قضا — خلد میں ہو گئیں بے چین جنابِ زہراؑ
ہائے جز بیکسی و یاس کوئی پاس نہیں
علی اکبرؑ نہیں قاسمؑ نہیں عباسؑ نہیں

زندہ ہوتے علیؑ اکبر تو اٹھاتے میّت — رو رو کر قبر میں خواہر کی لٹاتے میّت
آنکھوں سے قاسمِؑ ذی جاہ لگاتے میّت — بارِ آخر علی اصغرؑ کو دکھاتے میّت
بازو تھامے ہوئے عوراتِ مدینہ ہوتیں
نالہ زن ہائے بہن کہہ کے سکینہ ہوتیں

سنتا تھا راہ میں جو راہ گذر روتا تھا — بیکسی دیکھ کے ہر اہلِ جگر روتا تھا
قبر میں احمدؐ مرسل کا پسر روتا تھا — جس میں روتی تھیں شب و روز وہ گھر روتا تھا
کرتی تھیں آہ و بکا بنتِ پیمبرؐ کی طرح
واقعہ کربلا کا چبھتا تھا نشتر کی طرح

آہ و زاری کرو بنتِ شہِ ذیشاں کے لئے — رؤو دل کھول کے بانو کی دل و جاں کے لئے
بیکس و مضطر و لاچار ہراساں کے لئے — یہ بھی ناسور ہے غم قلبِ مسلماں کے لئے
سوگوارِ شہِ دیں موردِ ایذا نہ رہی
ہائے افسوس یتیمِ شہِ ذیشاں نہ رہی

آج یثرب میں عجب حشر کا عالم ہوگا — ہر طرف دخترِ شبّیرؑ کا ماتم ہوگا
ہر محبِ شاہ کا با دیدۂ پرنم ہوگا — غم یہ بڑھتا ہی رہے گا نہ کبھی کم ہوگا
تا دمِ مرگ نہ اک لمحہ بھی راحت ہوگی
یہ وہ ہے جس پہ مصیبت یہ مصیبت ہوگی

www.emarsiya.com

تابعِ مرضیٔ غفار کا تابوت ہے یہ　　نورِ عینِ شہِ ابرار کا تابوت ہے یہ
شہِ بیکس کی عزادار کا تابوت ہے یہ　　شیعو ماتم کرو بیمار کا تابوت ہے یہ
اب تو مخدومۂ کونین کی صحبت ہوگی
عذر بابا سے تو اکبرؑ سے شکایت ہوگی

یاد میں کنبے کی یاد آتا ہے رونا بی بی　　ہر گھڑی کام تھا منہ اشکوں سے دھونا بی بی
بھائی اکبرؑ کے لئے جان کا کھونا بی بی　　آج سے قبر میں آرام سے سونا بی بی
منتظر قبر میں عباسؑ دلاور ہوں گے
جس جگہ جاتی ہو واں پر علی اصغرؑ ہوں گے

الوداع سوگ نشینِ شہِ بے سر صغریٰ　　الوداع تشنۂ دیدارِ برادر صغریٰ
الوداع بیکس و غم دیدہ و لاغر صغریٰ　　الوداع بانوئے دلگیر کی دلبر صغریٰ
چھوڑ کر دارِ فنا قربتِ معبود ملی
آرزو جس کی تھی وہ منزلِ مقصود ملی

عرض پرؔدین کی سن لیجئے اب بہرِ بتولؑ　　غمِ دنیا سے نہ ہوں شہ کے عزادار ملول
چاہنے والوں کی ہوں نیک تمنائیں حصول　　شاہزادی یہ مرا چھوٹا سا ہدیہ ہو قبول
چند اشعار ہیں اظہارِ محبت ہے یہ
مرثیہ کیا ہے فقط نذرِ عقیدت ہے یہ